

(مصنّف ابن أبي شيبة: 234/2، وسندهُ حسن)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

فَهَذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْجَمْعَ لِلْمَطَرِ مِنَ الْأَمْرِ الْقَدِيمِ،
الْمَعْمُولِ بِهِ بِالْمَدِينَةِ زَمَنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، مَعَ أَنَّهُ لَمْ
يُنْقَلْ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ أَنْكَرَ ذَلِكَ، فَعَلِمَ أَنَّهُ
مَنْقُولٌ عَنْهُمْ بِالتَّوَاتُرِ جَوَازُ ذَلِكَ.

”ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا قدیم
معاملہ ہے، جس پر صحابہ و تابعین کرام کے عہد میں مدینہ منورہ میں بھی عمل رہا
ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسی ایک بھی صحابی سے اس پر اعتراض کرنا بھی
منقول نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ و تابعین سے بالتواتر اس کا جواز
منقول ہے۔“ (مجموع الفتاویٰ: 83/24)

جناب عبدالشکور لکھنوی، فاروقی، دیوبندی لکھتے ہیں:
”امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سفر میں اور بارش میں بھی دو نمازوں کا ایک
وقت میں پڑھ لینا جائز ہے اور ظاہر احادیث سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے،
لہذا اگر کسی ضرورت سے کوئی حنفی بھی ایسا کرے، تو جائز ہے۔“

(علم الفقہ، حصہ دوم، ص: 150)

یاد رہے کہ بارش کی صورت میں جمع تقدیم و تاخیر، دونوں جائز ہیں۔ تقدیم میں زیادہ
آسانی ہے، نیز جمع صوری کو بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

(سوال ③): قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا جواب دینا کیسا ہے؟

(جواب) : اقامت کے دوران جب قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا جاتا ہے،

تو اس کے جواب میں بعض لوگ اَقَامَهَا اللہُ وَاَدَامَهَا کہتے ہیں۔ یہ جائز نہیں، کیونکہ ایسا کہنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس کے متعلق جو حدیث وارد ہے، وہ سخت ”ضعیف“ اور ناقابل عمل و ناقابل حجت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

❁ مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنا شروع کی۔ جب انہوں نے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہا، تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں اَقَامَهَا اللہُ وَاَدَامَهَا کہا۔ (سنن أبي داود: 528، عمل اليوم والليلة لابن السني: 105)

یہ روایت دو وجہ سے ”ضعیف“ ہے :

① اس کا راوی محمد بن ثابت عبدی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے، جیسا کہ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَكْثَرِ الْمُحَدِّثِينَ .

”اکثر محدثین کرام کے نزدیک یہ مضبوط راوی نہیں۔“

(خلاصة الأحكام: 217/1، ح: 559، نصب الراية للزيلعي: 6/5/1)

② ”رجل من اهل الشام“ نامعلوم اور ”مبہم“ ہے۔

دین ثقہ راویوں کی بیان کردہ صحیح روایات کا نام ہے۔ پھر اس مسئلہ کا تعلق بھی احکام شرعیہ سے ہے، نہ کہ فضائل سے۔

(سوال) ④ : زید کی دو بیویاں ہیں اور دونوں کے بطن سے اس کی بیٹیاں

ہیں۔ بکر کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کی کسی بیٹی کے ساتھ دودھ پیا۔ اب کیا بکر کا